روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 19 ستمبر 2002ء 11 رجب 1423 ہجری - 19 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 214

چادر دے دی

حضرت سعد بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک حاشیہ دار چادر پیش کی اور کہا میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تا کہ آپ کو پہناؤں۔ حضورؐ کو ان دنوں چادر کی ضرورت بھی تھی آپ اسے پہن کر صحابہ کی طرف تشریف لائے مگر ایک صحابی نے وہ چادر مانگ لی حضورؐ جب اس مجلس سے واپس گئے تو چادر اتار کر اس صحابی کو بھجوادی۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب النساج حدیث نمبر 1951)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی رفیق حضرت مسیح موعود (بیعت 23 نومبر 1889ء) بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ حضرت مسیح موعود نے دعویٰ نہیں کیا تھا ایک دن حضور سیر کو چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا اور وہ ننگے پاؤں تھا حضور نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا میاں تم ننگے پاؤں پھر رہے ہو؟ تم کو کانٹے نہیں چبھتے۔ اس نے عرض کی حضور میرے پاس جوتی نہیں ہے اور میرا باپ غریب ہے۔ وہ خرید نہیں سکتا۔ حضور نے ایک جوتی کا پاؤں اتارا اور فرمایا کہ پہنو۔ اس نے معذرت کی مگر حضور نے نہ مانی اور کہا پہنو۔ اس نے ایک پاؤں پہن لیا۔ حضور نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اور دوسرا اتار کر فرمایا اس کو بھی پہنو۔ اس نے وہ بھی پہن لیا اس پر حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا بس ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ ننگے پاؤں واپس گھر تشریف لے آئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 8/ اکتوبر 99ء)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

منشی محمد نصیب صاحب ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے تھے اور حضرت مسیح موعود کے رحم و کرم سے انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی (۔) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد عطا فرمایا تو حضرت مسیح موعود کو مرحوم نصیر احمد کے لئے ایک انا (بچوں کی نگہداشت کرنے والی خادمہ) کی ضرورت پیش آئی تو شیخ محمد نصیب کی بیوی صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب کو دودھ پلانے پر مامور ہوگئیں اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے باتوں ہی باتوں میں دریافت فرمایا کہ شیخ محمد نصیب صاحب کو تنخواہ کتنی ملتی ہے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ صرف بارہ روپے ملتے ہیں تو آپ نے محسوس کیا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شاید گزارہ نہ ہوتا ہو اگرچہ وہ ارزانی کے ایام تھے لیکن حضرت مسیح موعود کو یہ احساس ہوا اور آپ نے ایک روز گزرتے ہوئے ان کے کمرہ میں بیس پچیس روپے کی پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کیسا ہے۔ آخر یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے ان کی تنگی کا احساس کر کے رکھ دیا ہے۔ تا کہ تکلیف نہ معلوم ہو اور آرام سے گزارہ کر لیں۔

(سیرۃ مسیح موعود- از شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص 305)

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ مجھے ماسٹر صاحب نے سنایا کہ سردی کا موسم تھا ڈاکیہ خط لایا اور کہنے لگا حضور مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دے دیں۔ تو حضرت مسیح موعود اسی وقت اندر گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے اور کہنے لگے جو پسند ہے لے لو۔ اس نے کہا مجھے دونوں پسند ہیں تو حضور نے دونوں ہی دے دیئے۔

(سیرۃ المہدی - روایت نمبر 1632)

جلد سے جلد وصیتیں کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

”تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف دین حق اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔“

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم ”امانت کفالت یکصد یتامیٰ“ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد مورخہ 22 ستمبر 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گی یہ سہولت خصوصاً خواتین کیلئے ہے لیکن مرد حضرات بھی ان کے مشورہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ضرورت منداحباب وخواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1935ء ③

4 جون صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب مشن کے قیام کے لئے جاپان پہنچے۔

6 جون۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے لندن سے ''مسلم ٹائمز'' کا اجرا کیا۔

29 جون حضور نے تحریک جدید کی طرف سے اہم ٹریکٹوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع فرمایا۔

جون حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا مظفر احمد صاحب نے لندن سے رسالہ ''الاسلام'' انگریزی جاری کیا۔ یہ رسالہ 1938ء تک جاری رہا۔

8 جولائی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

8 جولائی لاہور میں سکھوں نے مسجد شہید گنج مسمار کر دی جس کی وجہ سے لاہور میں حالات کشیدہ ہو گئے۔

12 جولائی حجاز کے ولی عہد شہزادہ امیر سعود بیت الفضل لندن تشریف لائے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔

18 جولائی ڈاکٹر اقبال کی طرف سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے مطالبہ پر حضرت مصلح موعود نے الفضل میں ایک محققانہ مضمون شائع فرمایا۔

19 جولائی مسجد شہید گنج کے انہدام کے خلاف احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر پولیس کا لاٹھی چارج اور 20 جولائی کو گولی چلائی گئی جس سے زبردست ہیجان پیدا ہو گیا اس موقع پر مجلس احرار کے غیر مخلصانہ طرز عمل سے مسلمان عوام نے انہیں مسترد کر دیا اور شورش کاشمیری نے لکھا کہ:۔

ہر معرکہ میں ہاران کا نوشتہ تقدیر رہی ہے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص 162)

جولائی بورڈنگ تحریک جدید کا قیام جس کا مقصد طلباء کی تربیت تھا شروع میں 37 لڑکوں نے داخلہ لیا۔

9 اگست لکھنؤ میں جماعت کے دعوت الی اللہ مرکز اور دارالمطالعہ کا افتتاح ہوا۔

23 اگست حضرت میاں میراں بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

29 اگست تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت واقفین کے ذریعہ ملک کے 8 مقامات پر دینی درسگاہیں قائم کر دی گئیں جہاں بچوں اور بوڑھوں کو مفت تعلیم دی جاتی تھی۔

30 اگست سعودی حکومت نے ایک غیر مسلم کمپنی سے پٹرول وغیرہ کا ٹھیکہ کر لیا جس پر ہندوستان میں کافی شور مچایا گیا۔ حضرت مصلح موعود نے اس ضمن میں 30 راگست کو حکومت سعودی عرب کی حمایت میں بصیرت افروز بیان دیا۔ اسی خطبہ میں حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خانہ کعبہ، مکہ اور مدینہ کے بلند مقام کی نسبت اپنا عقیدہ بیان کیا اور اس بارہ میں اعتراض کرنے والوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ یہ چیلنج پوسٹروں اور پمفلٹوں میں بکثرت شائع کیا گیا۔ مباہلہ میں شامل ہونے کے لئے اکتوبر 35ء تک ایک ہزار احمدیوں کی درخواستیں موصول ہو چکی تھیں۔ مگر مخالفین نے شرائط مناظرہ طے کئے بغیر قادیان میں 23 نومبر کو جلسہ اور ہنگامہ کرنے کا پروگرام بنا لیا۔

اگست اٹلی اور حبشہ کی جنگ کے دوران اہل حبشہ بری طرح پسپا ہو رہے تھے حضرت مصلح موعود نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب مہر سنگھ کو وہاں جا کر طبی خدمات بجالانے کی ہدایت کی۔

2 ستمبر حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

6 ستمبر حضرت چوہدری مہرالدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

30 ستمبر حضور کا نکاح حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سے ہوا۔ اعلان نکاح حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کیا۔

2 اکتوبر حضور کی طرف سے دعوت ولیمہ ہوئی۔

12 اکتوبر حضرت شیخ عبدالرزاق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

12 اکتوبر حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

16 اکتوبر حضرت منشی فیاض علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

27 اکتوبر حضرت مرزا اسماعیل بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

2 نومبر حضور نے مہمان خانہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔

17 نومبر حضور نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء سے خطاب فرمایا۔

نومبر جنوری سے نومبر تک پنجاب کے 5 اضلاع کا مکمل سروے کر لیا گیا جو اپنی نوعیت کی جدید چیز تھی۔

13 دسمبر حضرت شیخ عبدالرحمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

25 تا 27 دسمبر جماعت کا جلسہ سالانہ۔ حضور کے 3 خطاب۔ حاضری 21278 تھی۔

28 دسمبر قادیان میں عیدالفطر منائی گئی۔

دسمبر تحریک جدید کے سرمایہ سے دہلی میں ''ویدک یونانی دواخانہ'' قائم کیا گیا اس کے پہلے ناظم قریشی مختار احمد صاحب دہلوی تھے۔

دسمبر حضرت مسیح موعود کے الہامات رویا و کشوف کا مجموعہ تذکرہ پہلی دفعہ شائع ہوا۔

متفرق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے وائسرے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کی حیثیت سے باشندگان ہند خصوصاً مسلمانوں کے مفادات کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ یہ سلسلہ 1941ء تک جاری رہا۔

کشمیر کے بارے میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات کا اعتراف

حمید نظامی صاحب کے نوائے وقت نے لکھا:۔

''ہندوستان نے کشمیر کا قضیہ یو۔ این۔ او میں پیش کر دیا۔ چوہدری صاحب پھر نیویارک پہنچے۔ 4 فروری 1948ء کو آپ نے یو۔ این۔ او میں دنیا بھر کے چوٹی کے دماغوں کے سامنے اپنے ملک و ملت کی وکالت کرتے ہوئے مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹے تقریر کی۔ ظفر اللہ کی تقریر ٹھوس دلائل اور حقائق سے لبریز تھی...... کشمیر کمیشن کا تقرر ظفر اللہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے مسلمان کبھی نہ بھول سکیں گے''

(نوائے وقت 24 اگست 1948ء)

انگریزی رسالہ ''السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان نے 13 مارچ 1950ء کی اشاعت میں لکھا:۔

''ہمارے وزیر خارجہ نے وہ ناموری حاصل کی ہے جو بلاشبہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہے...... اڑھائی سال کے عرصہ میں بیرونی دنیا میں انہوں نے پاکستان کی ساکھ کو قائم کرنے اور اس کی عزت و وقار کو چار چاند لگانے کا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ سلامتی کونسل میں جس طریق پر انہوں نے کشمیر کا معاملہ پیش کیا ہے اس سے اس فریب کا جو پاکستان کو دیا جا رہا تھا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ لیک سکسیس میں کمال بے جگری سے انہوں نے کشمیر کی جنگ لڑی ہے اور دنیا کے سامنے یہ ثابت کر کے کہ بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں کسی بھی زاویہ نگاہ سے کیوں نہ دیکھا جائے جارحانہ اقدام کا ارتکاب کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی ہے وہ اس جنگ میں فتح یاب رہے ہیں۔ قائداعظم مرحوم کی طرح وہ جھکنا نہیں جانتے وہ اس فتح کے قائل ہی نہیں جو گر کر نصیب ہو''۔

(حوالہ الفضل 15 جون 1998ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مرتبہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب

رفقاء حضرت مسیح موعود کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

ملازمت یا ترقی ملنے کے واقعات

حضرت اماں جان

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتی ہیں کہ حضرت اماں جان کی قبولیت دعا پر مجھ ناچیز کو بہت یقین تھا۔ ہر مشکل وقت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کرتی۔ اور مشکل حل ہو جاتی تھی جب میرے لڑکے محمد احمد نے 1935ء میں ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا اور دو اڑھائی سال گزر گئے۔ اور کہیں ملازمت کا سامان نہ ہوا۔ اور نہ ہی کہیں اور روزگار کی صورت پیدا ہوئی۔ تو ایک رات میں بہت پریشانی کی حالت میں حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوئی تو مجھے دیکھ کر فرمانے لگیں۔ آؤ بیٹی کہاں جا رہی ہو۔ میری چارپائی میں پائنتی ڈال دو گی؟ میں نے کہا جی اماں جان بڑی خوشی سے میں رسی لے کر کھڑی ہوئی۔ آپ اس وقت فرمانے لگیں۔ تمہارے محمد احمد کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا میں محمد احمد کے لئے پریشان ہو کر آئی ہوں۔ دو سال ہو گئے وہ تو بالکل بے کار ہے۔ اور بے روزگار ہے۔ آپ دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے روزگار کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ اور باعزت رزق عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا بے کار تو نہیں خاندان کی خدمت کرتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو موقعہ عطا فرمایا ہے ہاں بے روزگار ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ روزگار بھی پیدا کر دے گا۔ صبح مبارکہ بیگم شملہ جا رہی ہیں۔ ان کے ساتھ امتہ المجید بھی جا رہی ہیں۔ کیونکہ اس کے ہاتھوں پر اگیزیما ہے اور اس کو بہت تکلیف ہے۔ ان کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ ان کے ساتھ اپنے محمد احمد کو ضرور بھیج دو۔ میں نے عرض کیا ضرور ساتھ بھیج دوں گی۔ اور گھر آ کر فوراً میں نے محمد احمد کو تیار کر دیا۔ اور محمد احمد صبح کو حضرت نواب مبارکہ بیگم کے ساتھ شملہ چلا گیا۔ اور میں دوسرے روز زینے سے اتر کر حضرت اماں جان کے پاس گئی۔ تو فرمانے لگیں۔ تمہارا محمد احمد شملہ چلا گیا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں چلا گیا ہے۔ فرمانے لگیں جزاک اللہ۔ ابھی محمد احمد کو شملہ گئے پندرہ بیس دن ہی ہوئے تھے کہ سندھ سے ملازمت کی اطلاع آ گئی اور اس کو وہیں سے ڈیوٹی پر جانا پڑا۔

(نصرت الحق ص78)

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

صاحبزادی طاہرہ صدیقہ اپنی والدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ دخت کرام کے ذکر میں تحریر فرماتی ہیں کہ ابا جان حضرت نواب عبداللہ خان صاحب جو بہت ناز و نعمت سے پلے تھے ان کو سندھ میں بہت دشوار حالات سے گزرنا پڑا۔ امی کو جب ابا جان کے خطوط سے پتہ چلتا تھا تو امی بہت دعائیں کرتی تھیں اسی دوران میری امی نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اور امی کو فرماتے ہیں۔ دیکھو تکلفات میں نہ پڑنا۔ تکلفات اخلاص اور محبت کی جڑیں کاٹ دیتے ہیں۔ "امی یہ خواب دیکھ کر بہت گھبرائیں اور میرے منجھلے ماموں جان (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) کو جا کر اپنا خواب سنایا۔ کہ میں تو دعائیں ان کے کاروبار کے لئے کر رہی تھی۔ اور مجھے خواب یہ آیا ہے۔ حضرت ماموں جان نے ان کو کہا کہ یہ خواب تو تمہاری دعاؤں کا جواب ہے۔ اگر تمہارے پاس ہو گا تو تم تکلفات میں پڑو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ انشاء اللہ میاں عبداللہ کا کام بہت اچھا ہو جائے گا۔ اور حضرت اماں جان اور امی جان کی دعاؤں سے اس سال اللہ تعالیٰ نے میرے ابا جان کو بہت منافع عطا فرمایا۔ اور میرے ابا جان اور امی نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی اس تنبیہ کا بہت ہی خیال رکھا۔ اور میں نے اپنے ابا جان اور امی جان کو ہمیشہ ہی سادگی پسند دیکھا۔ کبھی غریب اور امیر کا فرق نہیں کیا۔ اور انہوں نے ہمیشہ ہر قسم کے بے جا اسراف سے نفرت کی۔

(دخت کرام ص279)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب تحریر فرماتے ہیں: ایک احمدی خاتون جو بعد میں ہجرت کر کے قادیان چلی گئی تھی۔ اس نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ میرے دو لڑکے باوجود اچھی تعلیم رکھنے کے ابھی تک بیکار ہیں۔ آپ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی روزگار کی صورت پیدا کر دے۔ چونکہ میں اس خاتون کے خسر کا احسان مند تھا۔ اس لئے میں نے اس کے لڑکوں کے لئے متواتر کئی روز تک دعا کی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویا کے ذریعہ مجھے بتایا گیا کہ اگر اس کے لڑکے تین لاکھ مرتبہ درود شریف کا ورد کریں گے تو ان کی تین سو روپیہ تنخواہ لگ جائے گی اور اگر ڈیڑھ لاکھ مرتبہ درود شریف کا ورد کریں گے تو ڈیڑھ سو روپیہ ان کی تنخواہ لگ جائے گی۔ چنانچہ میں نے اسی رویا کی اطلاع اس کو دے دی تھی۔

(حیات قدسی جلد اول ص 61-62)

☆ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں کہ صوفی عبدالرحیم صاحب امرتسر کے رہنے والے ایک مخلص احمدی کے لڑکے ہیں۔ انہوں نے پہلے علوم شرقیہ کی تحصیل کی اور بعد میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ بہ سلسلہ ملازمت عراق میں بھی رہے اور بعد میں ریلوے کے ایک بڑے عہدہ پر فائز ہوئے۔ لاہور میں قیام کے دوران میں جب وہ سلسلہ میں داخل تھے تو میرے ساتھ بھی ان کے مراسم تھے اور بعض اوقات تفسیر کے معارف اور نکات کے متعلق ان سے باتیں کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔

ایک دفعہ خاکسار اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب صوفی صاحب کے گھر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم دونوں ان کی محکمانہ ترقی کے لئے دعا کریں چنانچہ ہم نے مل کر دعا کی۔ اور حضرت شاہ صاحب اور صوفی صاحب کے فرمانے پر میں نے رات کو بھی توجہ سے دعا کی۔ رات کو مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ صوفی صاحب کو ترقی مل جائیگی میں نے اس کی اطلاع صوفی صاحب کو دی بلکہ ان کے کہنے پر لکھ کر دے دی۔ اس وقت ان کی تنخواہ چار پانچ سو روپے ماہوار تھی۔ بعد میں وہ ترقی کرتے ہوئے قریباً پندرہ سو روپے ماہوار تک جا پہنچے۔ لیکن افسوس ہے کہ ظاہری ترقی کے ساتھ ان کا سلسلہ سے ربط قائم نہ رہ سکا۔

(حیات قدسی حصہ پنجم ص 111-112)

☆ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب عالمی عدالت میں جج کی ایک آسامی خالی ہوئی تو جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی اس کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے بعض رفقاء کو جس میں خاکسار حقیر خادم بھی شامل تھا۔ بوساطت سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی دعا اور استخارہ کرنے کا ارشاد موصول ہوا۔ خاکسار بھی اس بارہ میں متواتر دعا اور استخارہ کرتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے ایک الہام ہوا جو اپنے مفہوم کے لحاظ سے کامیابی کی بشارت دیتا تھا اور اس سے یہ اشارہ پایا جاتا تھا کہ آپ کی یہ کامیابی دینی و دنیوی اعتبار سے بہت بڑی عظمت اور شان رکھے گی لفظ "صدق" سے کامیابی یقینی طور پر ہونا ظاہر ہوتا تھا اور "الملک" کے لفظ سے دنیوی بادشاہت کی نسبت سے اعزاز اور "الملیک المقتدر" کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی قدوس اور ذوالاقتدار ہستی کی نصرت اور برکت کی طرف اشارہ پایا جاتا تھا۔

چنانچہ محترم چوہدری صاحب ممدوح اس بشارت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی عدالت کے جج کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اور آپ کو دنیوی اعزاز و مرتبہ کے علاوہ اس عہدہ پر فائزہ ہونے کے بعد خاص طور پر دینی خدمات سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔

(حیات قدسی حصہ پنجم ص 157-158)

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب

حضرت مولانا بقاپوری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ 13-7-57 کو صاحبزادہ منصور احمد صاحب کے کلیم کی بابت اور عزیز مبارک احمد بقاپوری کی مستقل ملازمت کے لئے اور عزیزم ڈاکٹر محمد اسحٰق کی کوٹھی واقع ماڈل ٹاؤن کی بابت دعا کی گئی۔ تو خواب میں مجھے کوئی کہتا ہے "لنبوئنھم" جس کا مطلب یہ تھا کہ تینوں اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(حیات بقاپوری حصہ سوئم ص129)

☆ 16-11-55 کو عزیز نصر اللہ خان صاحب میرپور خاص کی ترقی کی بابت دعا کر رہا تھا۔ زبان پر جاری ہوا "بعد ماہ"۔ یعنی کچھ عرصہ کے بعد۔ چنانچہ آٹھ دس ماہ کے بعد ترقی ہو گئی۔

(حیات بقاپوری حصہ سوئم ص103)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی

حضرت شیخ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ غالباً آخر 1934ء میں مجھے لاہور چھاؤنی تبدیل کر دیا گیا۔ بار بار کے تبادلوں سے میری طبیعت اکتا گئی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ کسی طرح مجھے پنشن مل جائے اور میں قادیان میں بقیہ زندگی گزاروں۔ سو اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کر دی اور میں طبی لحاظ سے ناقابل ملازمت قرار دیا جا کر لاہور چھاؤنی سے غالباً ستمبر 1935ء میں قبل سبکدوشی طویل رخصت پر اپنے گھر قادیان آ گیا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے کمرہ بند کر کے دعا مانگی کہ الٰہی! کر تو مجھے اپنے حکم خاص سے میری خواہش کے مطابق قادیان لے آیا ہے۔ اب ایک اور نظر رحم کر کہ مجھے کسی کے در پر رزق اور ملازمت وغیرہ کے لئے جانا نہ پڑے۔ حتیٰ کہ خلیفہ کے در پر بھی نہ لے جائیو۔ اور اپنے فضل سے میرے رزق کے سامان کر یو۔ دعا کے بعد میں نے کمرے کا دروازہ کھولا تو ایک احمدی بھائی کو کھڑا پایا۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی چٹھی لائے تھے۔ جس میں مرقوم تھا کہ آپ مجھے کسی وقت آ کر ملیں۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ

یہ قبولیت دعا کا نشان ہے- ملاقات میں آپ نے فرمایا کہ میں احمد آباد سنڈیکیٹ کا سیکرٹری ہوں- میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے دفتر میں کام کریں- میں نے خوشی اور شکریہ کے ساتھ تعمیل ارشاد کی- مجھے علاوہ پنشن کے تیس روپے ماہوار الاؤنس ملنے لگا- نیز مجھے احمدیہ سٹور کا مینیجر مقرر کیا گیا اور پندرہ روپے الاؤنس مقرر ہوا- اور مجھے اتنی ہی آمدنی ہونے لگی- جتنی پنشن سے پہلے تھی- الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے دعا سن کر میری دستگیری فرمائی-

(رفقاء احمد جلد 3 ص 115)

حضرت بصری بی بی صاحبہ

حضرت اللہ دتہ صاحب بیان کرتے ہیں: مرحومہ اپنے دونوں بچیوں کے لئے کثرت سے دعائیں کرتی تھیں- اور انہوں نے ان لڑکیوں کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی- یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں بڑی نیک اور دین دار ہیں- مرحومہ کی ایک بچی امتہ اللہ بیگم کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں- جس سے اس کی نیک اور دین دار فطرت کا پتہ چلتا ہے- اس بچی کا خاوند میاں محمد یوسف (اس کے ساتھ بچی کا نکاح قادیان میں ہی ہو گیا تھا) اوکاڑہ میں بیکار تھے اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کی دعا کے ذریعہ ان کی ملازمت کا ایک انگریزی سٹیٹ میں بندوبست کر دیا-

(تحدیث بالنعمة ص 12)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

مکرم مستری علم الدین صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قادیان میں مجھ پر ایسا وقت بھی آیا کہ 20-25 روز تک کوئی کام نہ ملا- اور مسلسل بیکاری سے طبیعت گھبرا گئی- چنانچہ میں اور مستری علی محمد صاحب ہر دو نے یہ عہد کیا- کہ مغلپورہ جا کر کوئی کام تلاش کریں- ہم اس ارادہ کے ساتھ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان کے پاس سے گزر رہے تھے کہ راستہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملاقات ہوئی- ہم نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا- اور آپ سے عرض کی کہ ہم کام کی تلاش کے لئے باہر جا رہے ہیں- دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس سفر میں برکت ڈالے- چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے وہیں کھڑے ہو کر ہمارے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے ہم گاڑی پر سوار ہو کر مغل پورہ اسٹیشن پر ابھی اترے ہی تھے کہ حضرت مولوی صاحب کی دعا کا یہ اثر دیکھا کہ ایک سکھ جس کو اپنے زیر تعمیر مکان کے لئے مستریوں کی ضرورت تھی وہ آواز دے رہے تھے کہ کوئی مستری ہے؟

چنانچہ ہم نے اس کو غیبی امداد سمجھا اور اس کے ساتھ ہو لئے وہاں 20-25 روز تک ان کے مکان کے لئے لکڑی کا تمام کام مکمل کیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری مالی پریشانی کو کشائش سے بدل دیا-

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 305)

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری

پورٹ بلیئر کا واقعہ ہے کہ وہاں میرے جانے کے بعد ماسٹر محمد عبدالسبحان صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی حکومت ہند نے فیصلہ کیا کہ کوہاٹ کے ماسٹر نور احمد وہاں سکول میں تھرڈ ماسٹر بنیں- ماسٹر محمد عبدالسبحان صاحب کو صدمہ ہوا کہ مجھے مقامی باشندہ ہونے کی وجہ سے تھرڈ ماسٹر نہیں بنایا گیا بلکہ ہندوستان سے منگوایا جا رہا ہے- میں نے ان کے لئے درد دل سے دعا کی اور انہیں بھی کہا کہ ہر روز بعد تہجد کم از کم ایک سو بار استغفار کیا کریں- دو تین روز اس پر عمل کرنے پر ان کو ایک فرشتہ نے کہا کہ حکومت ہند کا حکم منسوخ کرنے کے لئے ایک سو بار استغفار کافی نہیں- اگر دو صد بار کرو تو منسوخ ہو جائے گا- میں نے رویا سن کر کہا کہ اب یہ کام ضرور آپ کے حق میں سرانجام پا جائے گا- چنانچہ وہ دو صد بار استغفار کرتے رہے- دو تین ہفتے کے بعد ماسٹر نور احمد صاحب کی طرف سے اطلاع آئی کہ میرے خانگی حالات تبدیل ہو گئے ہیں- اب میں پورٹ بلیئر نہیں آ سکتا اس پر یہ رپورٹ کر دی گئی کہ ماسٹر محمد عبدالسبحان صاحب قابل اور محنتی ہیں- انہیں تھرڈ ماسٹر بنایا جائے- چنانچہ کمشنر کیپٹن ڈگلس کی منظوری سے وہ اس آسامی پر متعین ہو گئے!

(رفقاء احمد جلد ہفتم ص 100)

حضرت قدرت اللہ سنوری صاحب

حضرت مصلح موعود نے شملہ تشریف لے جانا تھا- مولوی عبدالرحیم صاحب نیر پرائیویٹ سیکرٹری تھے- بٹالے سے انبالے چھاؤنی تک آٹھ سیٹیں سیکنڈ کلاس کی ریزرو تھیں- انبالے چھاؤنی سے کالکا تک جانے کے لئے ای- آئی- آر- کا ڈبہ ریزرو نہیں تھا- آپ نے نیر صاحب سے فرمایا- جب ای- آئی- آر گاڑی آوے- آپ اس میں سیکنڈ کلاس گاڑی میں ایک ایسا کمپارٹمنٹ تلاش کریں جس میں کوئی سواری نہ ہو- جب گاڑی آئی- نیر صاحب اور احباب جماعت نے جو برائے زیارت آئے ہوئے تھے- ایسا کمپارٹمنٹ تلاش کیا لیکن کوئی گاڑی خالی نہ ملا- کسی کمپارٹمنٹ میں ایک لیڈی تھی- کسی میں ایک انگریز تھا- خالی ڈبہ کوئی نہیں تھا- آپ نے فرمایا- انٹر کلاس میں خالی کمپارٹمنٹ تلاش کرو- دیکھنے پر عرض کیا گیا- کہ حضور دو سالم گاڑیاں انٹر کی خالی پڑی ہیں- آپ نے فرمایا- سامان انٹر میں رکھ لو ہم وہیں سوار ہو جاویں گے- میں نے عرض کیا- پچھلے سال میں شملے کی طرف آیا ہوا تھا- اور یہاں سے اکیلا حضور کی خدمت میں قادیان گیا راستے میں مولوی محمد تقی صاحب میرے ساتھ شامل ہو گئے- چونکہ میرے اہل و عیال پہاڑ پر تھے میں جلدی واپس آیا- جب کالکا- پہنچا تو ریل گاڑی میں صرف ایک ڈبہ تھرڈ کا برائے سرونٹ کے ہوتا ہے- میں اس میں سوار ہو گیا- تا کہ جلدی گھر پہنچ جاؤں- اس گاڑی میں ٹی- ٹی آیا اور اس نے غرباء کو جو میلے کپڑوں میں تھے باہر نکال دیا اور کہا کہ یہ سرونٹ کا ڈبہ ہے- تھوڑی دیر کے بعد ایک اینگلو انڈین ٹکٹ چیکر آیا- وہ آکر نمبروار ہر ایک آدمی کا ٹکٹ چیک کرتا تھا- اور جس ٹکٹ پر سرونٹ لکھا ہوا نہیں تھا- اس کو باہر نکال دیتا تھا- پلیٹ فارم پر مہاراجہ الور کے ملازم کھڑے تھے- ان کو داخل کرتا جاتا تھا- میری سیٹ پر پانچ آدمی تھے- جب وہ چوتھے آدمی کو نکالنے لگا میں نے دعا کی کہ میں حضرت مسیح موعود کا سرونٹ ہوں کیا مجھے نکال دے گا؟ اس نے چوتھے آدمی کو نکالنے کے بعد سامنے کی طرف جو آدمی تھے ان کو نکالنا شروع کر دیا- ابھی سامنے کی سیٹ پر سے دو ہی آدمی اتارے تھے کہ گاڑی چل پڑی اور وہ اتر کر چلا گیا- اور الحمدللہ کہ میں گاڑی پر بیٹھا رہ گیا- میں نے حضور سے عرض کی- کہ دعا فرماویں سیکنڈ کلاس کے کمپارٹمنٹوں میں سے کوئی لیڈی یا انگریز دوسری طرف چلا جائے اور کمپارٹمنٹ خالی کر دے- میں نے یہ فقرہ عرض کر دیا کہ کسی انگریز یا لیڈی کے درد اٹھ کھڑا ہو اور وہ دوسرے کمپارٹمنٹ میں چلا جائے اور یہ کمپارٹمنٹ خالی ہو جائے- آپ نے فرمایا مجھے ایسی دعا کرنی نہیں آتی- کہ کسی کو درد اٹھے- جب آپ اپنے لئے ایسی دعا کرتے ہیں آپ میرے لئے بھی دعا کریں- کہ انتظام ہو جاوے- میں نے گاڑی کی طرف منہ کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے- اللہ تعالیٰ نے مجھے فوراً سمجھا دیا کہ ایسا کرو انتظام ہو جائے گا- میں گارڈ کے پاس گیا اور اس سے سارا معاملہ بیان کیا- اس نے فوراً ایک سلپ لی اور اس کو ڈور باندھا اور اس پر دو لکیریں کھینچ کر اپنے دستخط کئے اور اس سلپ کو فرسٹ کلاس کے خالی کمپارٹمنٹ سے باندھ کر مجھے فرمایا- This is Second class for you (دس از سیکنڈ کلاس فار یو) یعنی ''یہ فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ آپ کے لئے سیکنڈ کر دیا گیا ہے-'' حضور نے پرائیویٹ سیکرٹری اور جماعت کو حکم دیا سامان انٹر سے نکال کر فرسٹ میں رکھوا دو- آپ گاڑی میں سوار ہو گئے اور سوار ہو کر مجھے فرمایا ''کہو'' دوبارہ پھر فرمایا ''کہو'' لوگ حیران تھے کہ نہ معلوم کیا فرما رہے ہیں مگر میں سمجھ گیا کہ حضور فرماتے ہیں تو نے دعا قبول کروا کر انتظام کیا ہے- اب مجھے بھی دعا کے لئے کہو تا میں بھی دعا کر کے دکھاؤں- میں نے بجائے اپنی ضروریات کو پیش کرنے کے عرض کیا راجپورہ جنکشن میں عبدالغنی صاحب گڈز مس کلرک مالی مشکلات میں ہیں- ریاست نابھہ میں شیخ قدرت اللہ صاحب احمدی کے بھتیجے کی ترقی کا سوال درپیش ہے- ریاست سنگرور میں منشی کریم الدین صاحب بیمار رہتے ہیں- ان ہر سہ اصحاب کے لئے دعا فرماویں- گاڑی چل پڑی آپ فرماتے جاتے تھے- ''میں ان کے لئے بھی دعا کروں گا- اور آپ کے لئے بھی دعا کروں گا-''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں متذکرة الصدر احباب اپنے اپنے معاملات میں کامیاب ہو گئے اور مجھ پر جو افضال ہوئے ہیں ساری جماعت جانتی ہے-

(تجلی قدرت ص 35)

سچائی کی خاطر

حضرت فروہ بن عمرؓ فلسطین کے علاقہ میں معان اور قرب و جوار میں قیصر روم کے عامل تھے۔ رسول کریم ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو بغیر کسی پس و پیش کے اسلام لے آئے اور حضور کی خدمت میں چند تحائف بھی بھجوائے۔

جب قیصر روم کو ان کے اسلام لانے کی اطلاع ملی تو انہیں دربار میں بلایا۔ اور قید کر دیا۔ اور جب اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو انہیں صلیب پر لٹکا کر شہید کر دیا۔ مگر حضرت فروہ نے جادۂ حق سے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 44 از علامہ قسطلانی مطبع ازہریہ مصریہ۔ طبع اولیٰ 1327ھ)

ایک روایت میں ہے کہ وہ قید کی حالت میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 7 ص 435۔ دار بیروت۔ بیروت 1958ء)

حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری

مکرم عبداللہ جان خیل صاحب اپنے والد بزرگوار حضرت غلام حسن خان صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں: ہمارے محترم بھائی محمد رمضان صاحب مرحوم کے بیٹے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے (جو آج کل سول سرجن ہیں) جب ایم- بی- بی- ایس- یعنی ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا اور ملازمت کے لئے درخواست کی اور حضرت والد صاحب کو دعا کے لئے عرض کی تو آپ نے دعا کر کے بتایا کہ اس کو کامیابی ہو جائے گی- چنانچہ ان کے تقرر کا حکم ہو گیا- لیکن وہ حکم فوراً معطل ہو گیا- کیونکہ گورنر صاحب صوبہ سرحد کے ایک معزز اہل کار کے لڑکے کی سفارش کمشنر صاحب نے صیغہ صحت کے افسر اعلیٰ سے کی- چنانچہ قاضی عبدالرشید صاحب ساکن مانسہرہ (ایڈووکیٹ عدالت ہائے عالیہ پشاور) نے جو ان دنوں ابھی طالب علم تھے اور پشاور میں مقیم تھے- عصر کے وقت حضرت والد صاحب بزرگوار سے عرض کیا کہ سابقہ حکم برطرف ہو گیا ہے- تو آپ نے حیران ہو کر کہا اچھا؟ دوسرے دن صبح جب باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ رات تہجد میں ہم نے بہت دعا کی بلکہ عبدالرحمٰن کے لئے جھگڑا کیا- حضرت والد صاحب نے عرض کی کہ خدایا مسیح موعود کے حواری تو تیرے فضل اور رحمت کے زیادہ حقدار ہیں- تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرا حکم منسوخ ہو جائے گا- اور پہلا حکم عبدالرحمٰن کی تقرری کا برقرار رہے گا- چنانچہ ایسا ہی ہوا- (حیات حسن صفحہ 65-66)

لعل تابان نمبر 57

مرتبہ: فخر الحق شمس

کشتی کروائی گئی

جنگ احد کے موقعہ پر جب حضور ﷺ نے لشکر کا جائزہ لیا اور کم عمر بچے جو جہاد کے شوق میں ساتھ آ گئے تھے واپس کئے گئے- تو انہی میں رافع بن خدیج بھی تھے- مگر تیر اندازی میں اچھی مہارت رکھتے تھے- ان کی اس خوبی کی وجہ سے ان کے والد نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ان کی سفارش کی کہ ان کو شریک جہاد ہونے کی اجازت دی جائے- آنحضرت ﷺ نے رافع کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سپاہیوں کی طرح خوب تن کر کھڑے ہو گئے- تا کہ چست اور لمبے نظر آئیں- چنانچہ ان کا یہ داؤ چل گیا اور آنحضرت ﷺ نے انہیں ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرما دی- اس پر ایک اور لڑکا سمرہ بن جندب نامی جسے واپسی کا حکم مل چکا تھا اپنے باپ کے پاس گیا کہ اگر رافع کو لیا گیا ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہئے کیونکہ میں رافع سے مضبوط ہوں اور اسے کشتی میں نیچے گرا لیتا ہوں- باپ کو بیٹے کے اس اخلاص پر بہت خوشی ہوئی اور وہ اسے ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی خواہش بیان کی آنحضرت ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا- اچھا رافع اور سمرہ کی کشتی کراؤ- تا کہ معلوم ہو کہ کون زیادہ مضبوط ہے- چنانچہ مقابلہ ہوا اور واقعہ میں سمرہ نے پل بھر میں رافع کو اٹھا کر دے مارا جس پر آنحضرت ﷺ نے سمرہ کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمائی- اور اس معصوم بچے کا دل خوش ہو گیا-

رافع کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ احد کے میدان میں ان کو ایک ایسا تیر لگا جو جسم سے نکل نہیں رہا تھا- بڑی مشکل سے کھینچ کر جب اسے نکالا گیا تو اس کی نوک کا کچھ حصہ اندر رہ گیا- اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے حق میں گواہی دوں گا کہ تم شہید ہو- چنانچہ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں آپ کا یہی پرانا زخم ہرا ہو گیا جس وجہ سے آپ نے وفات پائی-

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ باب ذکر رافع بن خدیجؓ)

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولی اس طرف دریا کی دھار
اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح
جل گیا ہے باغ تقویٰ دیں کی ہے اب اک مزار
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار

(درثمین)

قبولیت آسمان سے آتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

''تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے- پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مر جاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں میں نے خدا کی نماز ایک دفعہ بھی نہ پڑھی- اس نے صاف دل ہو کر پورے صدق وصفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا- چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی- نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی- پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنا لیا- کہ تارک صوم وصلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجالاتا تھا پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے-

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں وہ اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں- ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کیلئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں-'' (ملفوظات جلد پنجم ص 249-250)

سخت سردی کا موسم تھا- ضلع امرتسر کے احمدی نور محمد صاحب کے پاس نہ کوٹ تھا نہ کمبل- صرف اوپر نیچے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں کہ گاڑی میں ایک معذور بوڑھا ننگے بدن کانپتا ہوا نظر آیا- اسی وقت اپنی ایک قمیص اتار کر اسے پہنا دی- ایک سکھ نے یہ دیکھ کر بڑا تعجب کیا- چند دن بعد یہی احمدی گرم کمبل اوڑھ کر بیت الذکر میں گئے تو دیکھا کہ ایک اور شخص سردی سے کانپ رہا ہے- اسی وقت انہوں نے نیا کمبل اسے اوڑھا دیا-

(روح پرور یادیں ص 287)

قبولیت دعا کے واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اردو کلاس 20 ستمبر 1998ء میں فرمایا آج تبرکاً حضرت مسیح موعود کے دو ایک واقعات سناتا ہوں ایک تھے حضرت مولا داد خان صاحب رجسٹر روایات میں ان کی ایک روایت درج ہے کہ میرے بھائی بہت بیمار تھے- ان کے بھائی غالباً اس وقت احمدی نہیں تھے- ان کو اسسٹنٹ سرجن بہاولپور کے پاس لے جایا گیا- اس نے کہا کوئی علاج نہ کرواؤ خواہ مخواہ پیسہ برباد کر رہے ہو اس کی موت یقینی ہے اس لئے اگر تمہیں سرجن کہتے ہیں کہ ٹھیک کر دیں گے بیوقوف بنا رہے ہیں میں ہمدردی سے کہہ رہا ہوں اس کو لے جاؤ اس نے مرنا ہی مرنا ہے- اس کی حالت دن بدن گرتی چلی گئی کچھ بھی نہ رہا بیچارہ- تب حضرت مسیح موعود کو خط لکھا- اور اس میں لکھا کہ یہ حال ہو گیا ہے اب تو کسی قسم کی امید ہی نہیں رہی- حضرت مسیح موعود نے جواباً تحریر فرمایا-

فکر مت کرو اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے- ہم دعا کریں گے تم بھی دعا کرو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی- وہ بیان کرتے ہیں کہ اس خط کے دوسرے دن میں نے دیکھا کہ ان کا تپ جاتا رہا- میں نے کہا اب آپ کا تپ نہیں رہا اور میں نے خود سہارا دے کر اٹھایا- تو بھائی صاحب نے کہا میرا سینہ جو جلتا تھا اب ٹھنڈا پڑ گیا ہے اس پر میں نے کہا کہ حضرت اقدس کو لکھا تھا اور آپ نے جواباً تحریر فرمایا تھا یہ سن کر ان کے منہ سے نکلا-

ھن نہیں مردا (اب نہیں مرے گا)

اس کے بعد پھر وہ احمدی ہو گئے بیعت کر لی- اور پھر آخر تک پوری صحت رہی-

میانی گھوگھیاٹ سے حضرت محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ میرے بہنوئی ملک نبی داد صاحب آف گھوگھیاٹ نے ایک بار بتایا کہ ان کو دانت درد کا شدید دورہ ہو جایا کرتا تھا- اور قادیان سے جب واپس جانے لگے تو پھر بھی دورہ ہو گیا- (حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مفتی صادق صاحب نے بھی یہی روایت لکھی ہے)

وہ کہتے ہیں کہ ایسی شدید تکلیف تھی کہ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ دعا کریں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو دعا کرتا ہوں تم جاؤ- وہ بیان کرتے ہیں رستے میں درد غائب ہو گیا پھر سالہا سال دانت درد کی کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی-

(روزنامہ الفضل 16 اکتوبر 1998ء)

رب العالمین کا فرمانبردار

ماحول قادیان کے ایک معمر ہندو نے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کو حضرت مسیح موعود کے عہد شباب کے واقعات سنائے- اس نے بتایا کہ آپ کے والد ماجد (حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب) کو آپ کی خلوت نشینی اور سادگی کے باعث بڑا فکر دامنگیر رہتا تھا کہ ان حالات میں آپ کی شادی کر دی گئی تو بیوی بچے کہاں سے کھائیں پیئیں گے آپ فرماتے بڑے بڑے انگریزوں افسروں حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں میں تم کو ملازمت کے لئے چٹھی لکھ دیتا ہوں مگر آپ جواب دیتے-

''ابا بھلا بتاؤ تو سہی کہ افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے رب العالمین کا فرمانبردار ہو اس کو کسی ملازمت کی کیا پرواہ ہے؟''

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص 32-33 مولفہ حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی اشاعت 25- دسمبر 1921ء قادیان)

قادیان کے ہو رہے

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے جلسہ پر بیعت کر کے اپنے عظیم الشان داماد کی مریدی اختیار کی اور ایسی اختیار کی کہ پھر قادیان کے ہی ہو رہے- اپنی خودنوشت میں فرماتے ہیں-

''بندہ سرکاری نوکری سے فارغ ہو کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں مشغول ہو گیا گویا کہ میں ان کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا' خدمت گار تھا' انجینئر تھا' مالی تھا' زمین کا مختار تھا' معاملہ وصول کیا کرتا تھا- میں نے حضرت صاحب کے اکثر معجزات بچشم خود دیکھے- بلکہ خود میری ذات اور میرے گھر والوں اور بچوں پر ان کا اثر ہوا- زلزلہ کے وقت سخت اندیشہ ہوا کہ خدا جانے محمد اسماعیل کا کیا حال ہوا- زلزلہ میں کہیں کسی مکان کے تلے دب کر مر گیا ہو- حضرت صاحب نے فرمایا مرا نہیں- مجھے الہام ہوا ہے کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل' وہ ڈاکٹر ہو گا- محمد اسحاق کو دو دفعہ طاعون ہوا- آپ کی دعا سے اچھا ہوا- اور آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ یہ مرے گا نہیں-'' (حیات ناصر ص 14)

تنزانیہ کے نومبائعین کی تربیت کے لئے

ایک خصوصی سہ ماہی پروگرام

فرید احمد تبسم۔ مربی سلسلہ تنزانیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات وارشادات کی روشنی میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تنزانیہ میں نومبائعین کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے خصوصی سہ ماہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ان پروگراموں کے نتیجہ میں تنزانیہ کی جماعتوں میں غیر معمولی شوق اور ولولہ پیدا ہوا۔ چنانچہ جہاں نومبائعین میں حیرت انگیز پاک تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں وہاں کئی پرانے کمزور احمدی احباب میں بھی نیک جذبے بیدار ہوئے۔ اس کارگزاری کی مختصر رپورٹ درخواست دعا کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

دروس کا اہتمام

عرصہ زیر رپورٹ میں 2159 درس قرآن مجید دئے گئے جن سے 8029 افراد نے فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح مختلف منتخب تربیتی عنوانات پر حدیث نبویؐ کے کل 1650 درس ہوئے جن سے 7416 افراد نے فائدہ اٹھایا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب سے تربیتی اقتباسات کا انتخاب (جن میں سرفہرست کتاب کشتی نوح شامل ہے) کر کے کل 1314 درس ہوئے، جن سے 6423 افراد نے استفادہ کیا۔

تربیتی کلاسز و سیمینارز

نومبائعین کی تربیت کے لئے خصوصی تربیتی کلاسز کا پورے ملک میں انعقاد کیا گیا۔ مختلف مقامات پر کل 540 تربیتی کلاسز ہوئیں۔ ان کلاسز میں مختلف تربیتی موضوعات پر مربیان و معلمین کرام نے لیکچرز دیئے۔ خصوصاً نماز اور اس کے آداب، دین کے ارکان، ارکان ایمان، اخلاق، سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود، عبادت کی اہمیت، اطاعت، صبر وشکر گزاری، والدین کی اطاعت اور ان کا احترام، اولاد سے حسن سلوک، ہمسایہ سے حسن سلوک وغیرہ جیسے موضوعات شامل تھے۔

ان کلاسز سے 4124 نومبائعین نے فائدہ اٹھایا۔ ان کلاسز کے اختتام پر نومبائعین کا امتحان بھی لیا گیا۔ 38 مختلف مقامات پر امتحانات ہوئے اور 637 افراد نمایاں کامیابی سے پاس ہوئے۔

علاوہ ازیں 118 سیمینار ہوئے جن میں 2674 افراد نے شمولیت کی۔ یہ تمام کے تمام سیمینار تربیتی موضوعات پر کئے گئے تھے۔

تنزانیہ کے چھ صوبوں میں صوبائی تربیتی کلاسز ہوئیں جو تین دن سے لے کر سات دن تک جاری رہیں اور ان میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد 1500 ہے۔ ان صوبائی کلاسز میں مرکز دارالسلام سے مرکزی نمائندگان نے بھی شرکت کی، سب سے بڑی کلاس صوبہ ٹانگا (Tanga) میں ہوئی جس کی حاضری 400 تھی۔

☆ 5890 نومبائعین نے اس سہ ماہی کے دوران نماز اور نماز سے متعلقہ مسائل سیکھے اور عملی طور پر نماز باجماعت کا آغاز کیا۔

☆ پورے ملک میں تعلیم القرآن کلاسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔ ان کلاسز میں نومبائعین کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا رہا۔ ان کلاسوں میں ہر عمر کے نومبائع احباب شامل تھے۔ 3041 افراد نے یسرنا القرآن اور 879 افراد نے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا شروع کیا۔

دین کا بنیادی نصاب

اس عنوان کے تحت نومبائعین کو دین کی بنیادی باتیں سکھائی گئیں۔ مثلاً کلمہ شہادت، نماز اور اس کی شرائط، وضو اور اس کا طریق، اذان، ارکان ایمان، نظام جماعت، قرآنی دعائیں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے اسماء، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے اسماء اور چندہ کی اہمیت وغیرہ بتائی گئی۔ اس بنیادی نصاب سے کل 3087 افراد نے فائدہ اٹھایا۔

☆ جماعت میں نئے داخل ہونے والے نومبائعین کو خدمت کی عملی تربیت بھی دی گئی۔ اس عملی تربیت میں وقار عمل بیوت الذکر کی صفائی، ماحول کی صفائی، احمدیہ ایریا کی صفائی اور مرمت، راستوں کی صفائی وغیرہ شامل تھی۔ پورے ملک میں تقریباً کل 758 بڑے چھوٹے وقار عمل ہوئے جن کے ذریعہ 543100 شلنگ کی بچت کی گئی۔

☆ 225 داعیان الی اللہ نے اپنے آپ کو بطور معلمین وقف کیا۔ ان داعیان الی اللہ کا تعلق ملک کے مختلف حصوں سے تھا۔ پھر صوبائی نظام کے مطابق ان داعیان کو مختلف جماعتوں کی تربیت کے لئے بھجوایا گیا۔ ان کے ساتھ 50 معلمین جو باقاعدہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہیں، اس تربیتی جہاد میں دن رات مصروف رہے۔

☆ اس سہ ماہی کے دوران نومبائعین کو چندہ عام، تحریک جدید، وقف جدید، جلسہ سالانہ، صدقات وغیرہ سے متعارف کروایا گیا۔ چنانچہ اس عرصہ میں 1170 نومبائعین پہلی دفعہ جماعت کے مالی نظام میں شامل ہوئے۔

☆ تین ماہ کے دوران بعض کتابوں کی قیمت بھی کم کی گئی تا کہ نومبائعین زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ نومبائعین نے اس تربیتی عرصہ کے دوران بڑے ذوق وشوق سے یہ کتب خریدیں۔ اور جنہیں خود خریدنے کی توفیق نہیں تھی انہیں بطور تحفہ مفت بھی یہ کتابیں دی گئیں۔

☆ 28 اپریل 2002ء کو جماعت احمدیہ تنزانیہ نے یوم دعوت الی اللہ وتربیت منایا۔ دارالسلام ملک کا سب سے بڑا شہر ہے جس کی آبادی اس وقت چار ملین سے زیادہ ہے۔ اب تک جماعت کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن پھر بھی بہت بڑا حصہ آبادی کا ابھی باقی ہے۔ اسی ٹارگٹ کو مدنظر رکھ کر جماعت نے ایک بھرپور پروگرام بنایا۔ ستر ہزار کی تعداد میں چوبیس صفحات کا ایک کتابچہ ''ایک امام والی جماعت میں شامل ہو جاؤ'' شائع کیا گیا۔

یہ کتابچہ دارالسلام کے وسیع وعریض شہر کے 30 حصوں میں داعیان الی اللہ، مربیان، معلمین اور نومبائعین جن کی تعداد تین صد تھی روانہ کیا گیا۔ تا کہ وہ اسے اپنے حلقہ احباب میں تقسیم کریں۔ چنانچہ یوں ایک لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اور 95000 شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس تعداد میں ایک بڑی تعداد چونکہ نومبائعین کی بھی تھی اس لئے جہاں پیغام حق دوسروں تک پہنچایا وہاں ساتھ ساتھ ان نومبائعین کی تربیت بھی ہوتی رہی۔

نیشنل تربیتی کلاس

دارالسلام میں نیشنل تربیتی کلاس کا انعقاد 29 اپریل 2002ء سے 2 مئی 2002ء تک ہوا۔ اس کلاس میں کل 269 نومبائعین نے شرکت کی۔ مربیان و معلمین نے علمی وتربیتی موضوعات پر نومبائعین سے خطاب کیا۔ جس میں حدیث، علم کلام، فقہ، تاریخ احمدیت اور صداقت حضرت مسیح موعود، عربی ادب، علم تجوید، اخلاقی مضامین، تربیتی مضامین، نماز اور اس کے آداب شامل ہیں۔

نومبائعین نے ان لیکچرز سے بھرپور استفادہ کیا اور باقاعدگی کے ساتھ نوٹس بھی لئے۔ ہر مضمون کے بعد سوال وجواب کی ایک مختصر مجلس رکھی گئی تھی تا کہ نومبائعین اچھی طرح استفادہ کر سکیں۔ 2 مئی کو اس تربیتی کلاس کا اختتام مکرم مظفر احمد درانی امیر ومشنری انچارج تنزانیہ نے دعا کے ساتھ کیا۔

☆ ایم ٹی اے اور آڈیو وڈیو کیسٹس کے ذریعہ (جو سواحیلی زبان میں تھیں اور تعلیم وتربیت سے متعلقہ تھیں) نماز مغرب وعشاء کے بعد ہر روز احباب نے استفادہ کیا۔

☆ دارالسلام بیت میں ایک روزہ نیشنل تربیتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ علمائے کرام نے مختلف تربیتی موضوعات پر لیکچرز دئے جن سے نومبائعین نے جو 269 کی تعداد میں تھے اور ملک کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے تھے بھرپور استفادہ کیا۔

☆ اس سہ ماہی کے دوران ملک کے دانشور اور علم وادب سے تعلق رکھنے والے احباب نے 104 تربیتی مضامین لکھے جو مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے۔ ان میں سے بعض مضامین جماعت کے سواحیلی اخبار "Mapenzi ya Mungu" میں بھی شائع ہوئے۔

جماعتی جلسے اور پھل

اس عرصہ کے دوران مختلف مقامات پر سترہ جلسہ ہائے مصلح موعود اور 20 جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد ہوا۔

اس دوران خدا تعالیٰ نے بعض سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ جن کی کل تعداد 32814 ہے۔

دورہ جات

عرصہ تربیت کے دوران مربیان ومعلمین کرام، مرکز سے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، مکرم امیر صاحب تنزانیہ اور بعض دیگر بزرگان مختلف جماعتوں کے تربیتی دورہ جات کرتے رہے تا کہ اس تربیتی جہاد کو بھرپور طور پر کامیاب بنایا جا سکے۔ اس تربیتی سہ ماہی کے دوران کل 176 جماعتوں میں تربیتی کام ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ سہ ماہی تربیتی پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے اس پروگرام کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 اگست 2002ء)

22 ویں صدی کا ایک مکالمہ

میاں چاند کی تم کیا بات کرتے ہو۔ کائنات کی مال دار ترین اسٹیٹ ہے وہاں کے تمام مکانات قیمتی دھاتوں سے تیار کروائے گئے ہیں۔ سنا ہے شروع میں یہاں ریت اور پتھر بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ جس کا پیشتر حصہ MDA (مون ڈیویلپمنٹ اتھارٹی) نے ہوائی ٹرالیوں کے ذریعے زحل پہ منتقل کر دیا ہے اور بقیہ تیسری دنیا کے ایک ملک پاکستان کے ٹھیکیداروں نے سرکاری عمارتیں بنانے کی خاطر منہ مانگے داموں خرید لیا تھا۔ اگرچہ یہ سب کچھ ان کے اپنے ملک میں بھی وافر مقدار میں موجود تھا۔ مگر اس وقت وہاں کے حکمران مشن سے زیادہ کمیشن پر یقین رکھتے تھے۔ اور ملکی وسائل کو اندرون ملک استعمال کرنے سے ان کے اپنے ٹھوٹھے پر زد پڑتی تھی اس لئے وہ یہ حمایت بھلا کیسے کر سکتے تھے لہٰذا اس سودے کے بعد ان حکمرانوں اور حکومت چاند دونوں کی چاندی ہو گئی۔

(اشفاق احمد کی کتاب ''ذاتیات'' سے اقتباس)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

المناک حادثہ

مکرم عطاء المنان طاہر صاحب مربی سلسلہ سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم عطاء الحفیظ ناصر صاحب زعیم خدام الاحمدیہ رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور ابن مکرم عطاء الکریم مبشر صاحب مورخہ 13-14 ستمبر کی درمیانی شب گھر میں داخل ہونے والے ڈاکوؤں کی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق رات دو بجے کے بعد چند ڈاکو گھر میں داخل ہوئے اور کافی دیر تک سامان کی تلاشی لیتے رہے اور واپسی پر عطاء الحفیظ صاحب کو گولی مار گئے جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ رچنا ٹاؤن لاہور میں مرحوم کی نماز جنازہ مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی جس کے بعد میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 14 ستمبر کو بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان میں قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم معروف شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے بھتیجے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتی ہیں۔ مکرم عبدالحق قریشی صاحب لاہور کے گردے کا Transplant آپریشن حمید لطیف ہسپتال لاہور میں 21 ستمبر بروز ہفتہ ہوگا گردے کا عطیہ ان کے بھائی مکرم عبدالمومن قریشی صاحب دینگے۔ یہ دونوں برادران مکرم عبدالرحمن قریشی صاحب مرحوم آف نیروبی کینیا کے فرزند ہیں۔ احباب جماعت سے ان دونوں کے آپریشن کی کامیابی اور ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ محمد یونس صاحب مربی سلسلہ حال شعبہ رشتہ ناطہ اصلاح وارشاد مرکزیہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ کا بڑا بیٹا مکرم محمد صالح صاحب عمر 19 سال جو کہ میٹرک کے بعد کمپیوٹر کورس کر چکے تھے اپلاسٹک انیمیا میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 16 ستمبر 2002ء رات گیارہ بجے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ مورخہ 17 ستمبر بروز منگل بعد نماز عصر بیت المہدی میں مکرم رفیق نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام خاندان کو اس جوان وفات کا صدمہ برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

نکاح

مکرم احمد طاہر صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا نکاح ہمراہ مکرمہ سعدیہ نزہت عباسی صاحبہ بنت مکرم صفدر حسین عباسی صاحب ٹلفورڈ سرے برطانیہ مورخہ 4 اگست 2002 کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بیت بلال دارالصدر جنوبی میں 60ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج (G.C) یونیورسٹی لاہور نے BCS آنرز اور M.Sc کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 12 ستمبر 2002ء۔ BCS کیلئے ٹیسٹ 28 ستمبر 2002ء کو ہوگا اور M.Sc کیلئے ٹیسٹ 30 ستمبر 2002ء کو ہوگا۔

یونیورسٹی آف دی پنجاب نے BA(Hons) ماس کمیونیکیشن اینڈ جرنلزم میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 14 ستمبر 2002ء۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) نے ضلع لاہور کے مختلف ٹیکنیکل کالجز میں شارٹ کورسز کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں کورسز کا اجراء یکم اکتوبر 2002ء سے کیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 11 ستمبر 2002ء۔

کامن ویلتھ سکالرشپ

گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف ایجوکیشن نے کامن ویلتھ سکالرشپ برائے سال 2003ء کا اعلان کیا ہے یہ سکالرشپ برطانیہ میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی پروگرامز کیلئے دیا جائے گا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 10 ستمبر 2002ء (نظارت تعلیم)

نمایاں کامیابی

مکرم اطہر ندیم احمد صاحب ابن مکرم طاہر نسیم احمد صاحب صدر حلقہ گلشن سرسید کراچی نے امسال میٹرک ٹیک کے امتحان میں 937/1150 نمبر حاصل کر کے سندھ بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ ہر آن معین و مددگار ہو۔ (نظارت تعلیم)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

عراق انسپکٹروں کی واپسی پر راضی

عراق نے غیر مشروط طور پر اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کو عراق آنے کی اجازت دے دی ہے۔ امریکہ برطانیہ اور اسرائیل کے سوا دنیا بھر میں عراقی اعلان کا خیر مقدم کیا گیا۔ روس نے کہا ہے عراقی اعلان درست اقدام ہے۔ چین نے کہا ہے کہ جنگ کا خطرہ کم ہو گیا ہے ہم تعاون کرتے رہیں گے۔ عرب ممالک' فرانس' ملائیشیا' جاپان' پاکستان اور دیگر ممالک نے مثبت ردعمل کا اظہار کیا ہے جبکہ امریکہ نے کہا ہے کہ معاملہ اسلحہ انسپکٹروں کی واپسی سے آگے بڑھ چکا ہے۔ عراق نے ایکشن رکوانے کیلئے حربہ استعمال کیا ہے۔ سلامتی کونسل عراق کے خلاف کارروائی کی اجازت دے۔ صدام کی یہ چال ہے۔ عراقی چال ناکام ہوگی۔ سلامتی کونسل سخت قرارداد منظور کرے۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ عراق پیشکش کے باوجود امریکہ حملہ کرے گا۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سفارتکاری کی فتح ہوئی۔ انسپکٹروں کی ٹیم بھیجیں گے۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اب عراق کے خلاف تجارتی پابندیاں اٹھا لی جائیں۔ عراقی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ کے لئے جنگ کا کوئی بہانہ نہیں رہا۔ کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق بحران حل کرانے میں اقوام متحدہ تمام رکن ممالک خصوصاً عرب لیگ کے کردار پر مشکور ہے۔ حکومت روس کے ترجمان نے کہا ہے کہ عراقی اعلان کے بعد سلامتی کونسل کی قرارداد کی حمایت نہیں کرینگے۔

ویزوں کی تجدید سے امریکہ کا انکار

امریکہ نے ملائیشیا کے 150 طلبہ کے ویزوں کی تجدید سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ ویزوں کی تجدید نہ کرنے سے اس ملک کو ایک اسلامی ریاست کے طور پر بھاری قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ انہوں نے کہا سچ کی کوئی نہ کوئی قیمت تو ادا کرنی پڑتی ہے۔

جنرل فہیم اور دوستم کی فوجوں میں جنگ

افغانستان میں عبدالرشید دوستم اور ان کے جنگی حریف جنرل قاسم فہیم کی فوجوں میں لڑائی سے 8 افراد ہلاک اور 11 زخمی ہو گئے۔ لڑائی جاری ہے۔ جلال آباد میں یوسیف کی عمارت پر 2 راکٹ لگے۔ 2 چوکیدار زخمی ہوئے۔ ایک کی حالت نازک ہے۔

انتخابات مسترد پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے انتخابات مسترد کر دیئے ہیں۔

مسلم کش فسادات بھارتی صوبہ گجرات میں دوبارہ مسلم کش فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ ضلع آنند میں مشتعل ہندوؤں نے اچانک مسلمانوں پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ واقعہ میں متعدد مسلمان زخمی ہو گئے۔ پولیس نے متاثرہ علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ کشیدگی کے پیش نظر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

طالبان پھر جڑ پکڑ رہے ہیں

افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے کہا ہے اسامہ بن لادن مر چکا ہے۔ طالبان تحریک کے سربراہ ملا عمر زندہ ہے تاہم اسے تلاش کرنا انتہائی مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ افغانستان کے حالات سے نالاں نہیں بلکہ وہ پڑوس کی صورتحال سے پریشان ہیں۔ افغان عوام طویل عرصے تک امریکی فوجوں کو اپنے ملک میں دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ امریکہ توجہ ادھر ہی رکھے۔

روس اور امریکہ مشترکہ آپریشن جارجیا میں

القاعدہ کے خلاف روس اور امریکہ نے مشترکہ آپریشن شروع کر دیا ہے۔ دورافتادہ وادی پنکیسی میں القاعدہ اور چیچن مجاہدین چھپے ہوئے ہیں۔ جارجیا کے صدر نے روس کا یہ الزام مسترد کر دیا ہے کہ جارجیا میں اپنی سرزمین استعمال کرنے والے چیچن جانبازوں کو روکنے میں ناکام رہا ہے۔

11 ستمبر کے واقعات امریکن ایجنسیوں نے کرائے

جرمنی کی انٹیلی جنس امور کے ایک ماہر اور ٹیکنالوجی کے سابق منسٹر نے کہا ہے کہ 11 ستمبر کی دہشت گردی کے واقعات امریکن انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کروائے۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون کی عمارتوں سے ٹکرانے والے جہازوں کو باہر سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔ اتنی بڑی کارروائی چند افراد کا کام نہیں۔ دہشت گردی کی ان وارداتوں سے امریکہ نے اسلحہ بیچ کر خوب منافع کمایا (روزنامہ دن 18 ستمبر 2002ء)

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

i- اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

ii- الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔

iii- الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
نور کاجل: آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے صرف نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی طلب کریں
نور ابٹنہ: بہترین روائتی ابٹن جو حسن کو چار چاند لگائے
نور آملہ: بالوں کی خشکی، سکری دور کر کے چمک پیدا کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	19-ستمبر	زوال آفتاب :	1-02
جمعرات	19-ستمبر	غروب آفتاب :	7-12
جمعہ	20-ستمبر	طلوع فجر :	5-31
جمعہ	20-ستمبر	طلوع آفتاب :	6-53

تمام غیر ملکی دہشت گردوں کو ملک بدر کرینگے صدر جنرل مشرف نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی کامیابی کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ غیر ملکی مشتبہ دہشت گردوں کو ملک بدر کرنے کا عمل جاری رہے گا- القاعدہ کے رمزی بن الشیبہ اور چار دوسرے افراد کو امریکہ کے حوالے کرنے کے ایک دن بعد اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ اس دہشت گرد نے جو بھی کارروائیاں کی ہیں بیرونی ملکوں میں کی ہیں اس لئے اس معاملے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں- انہوں نے کہا قانون نافذ کرنے میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہوئی ہے- انہوں نے واضح کیا کہ تمام مشتبہ غیر ملکیوں کو پاکستان سے نکال دیا جائے گا- ہم نے کراچی' لاہور' فیصل آباد اور ملک کے دوسرے علاقوں سے انہیں پکڑ لیا ہے جن کا تعلق بیرونی ملکوں سے ہے- انہیں بہرحال ملک بدری کا سامنا کرنا پڑے گا- انہوں نے کہا قانون نافذ کرنے والے اداروں نے دہشت گردوں کا نیٹ ورک توڑ دیا ہے- یہی وجہ ہے کہ پچھلے کئی ماہ سے ملک میں فرقہ وارانہ ہلاکتیں' بم دھماکہ یا اس قسم کی کوئی اور کارروائی نہیں ہوئی-

پاکستان کی مسلح افواج جدید ہتھیاروں سے لیس ہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج دشمن کے مقابلے میں جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ہیں- انہوں نے یہ بات آئیڈیاز 2002ء دفاعی نمائش کے دورے کے موقع پر ایک انٹرویو میں کہی- انہوں نے مختلف وفود سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہر چیز کا انحصار استعداد پر ہوتا ہے آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ آپ کے دشمن کے پاس کون سے ہتھیار ہیں- انہوں نے کہا موجودہ بیرونی خطرے کے تناظر میں ہمارے پاس اس کا مقابلہ کرنے کیلئے بہترین ہتھیار موجود ہیں- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ اس وقت سرحدوں سے فوجوں کی واپسی کے کوئی اشارے نہیں مل سکے-

کچھ بدعنوان بچ گئے ہیں گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ اب سیاست اور الیکشن کے نام پر دھاندلی نہیں ہوگی- کچھ بدعنوان بچ گئے ہیں سیاست اور حکومت علیحدہ علیحدہ معاملات ہیں ان کو مکس نہیں کیا جا سکتا-

ٹیلی فونک خطاب کر سکتے ہیں حکومت پنجاب نے شریف فیملی اور بے نظیر بھٹو کو پنجاب میں انتخابی جلسوں سے ٹیلی فونک خطاب کی اجازت دے دی ہے-

مجلس عمل نے فرقہ واریت پھیلائی تو کارروائی کرینگے وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے ریڈیو پاکستان کے پروگرام میں سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس اصلاحات کے ذریعے پاکستان کو ایک جدید اسلامی ملک بنایا جائے گا- انہوں نے متحدہ مجلس عمل میں شامل بین شدہ مذہبی پارٹیوں کے حوالے سے کہا کہ ان جماعتوں نے نام تبدیل کر لئے ہیں اگر وہ نئے بینر کے نیچے بھی فرقہ واریت میں ملوث پائی گئیں تو حکومت اُنکے خلاف راست اقدام کرے گی-

(روزنامہ دن 18 ستمبر 2002ء)

خودمختاری پر حرف نہیں آیا وفاقی وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ رمزی الشیبہ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے پاکستان کی خودمختاری پر کوئی حرف نہیں آیا- جرم امریکہ میں ہوا مجرم امریکی شہری ہیں- اس لئے انہیں امریکہ کے حوالے کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ موجود نہیں ہے-

دکان برائے فروخت

ربوہ سائیکل ورکس کالج روڈ پر واقع ہے- اس میں موجود جملہ سامان' فرنیچر اور دیگر سامان برائے فروخت ہے- ضرورت مند افراد فوری رابطہ کریں-

رابطہ: نعیم احمد- ربوہ سائیکل ورکس ربوہ فون گھر 211896

کار برائے فوری فروخت

SATRO-PLUS-GS. پرل گرین کلر ماڈل 2001ء - 11000 کلومیٹر چلی ہوئی- ایئر کنڈیشنڈ- بمعہ ہیٹر 1000 سی سی بالکل نئی جیسی برائے فروخت موجود ہے- رجسٹرڈ لاہور

رابطہ: ڈاکٹر رشید محمد راشد 04524-213873

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 214214-213699 گھر 211971